Journal of Religion & Society (JRS)
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Guidelines for Naming in Islam

اسلام میں نام رکھنے کے رہنما اصول

Dr. Atiq Ullah
Lecturer Islamic Studies, SBBU Sheringal, Dir Upper
atiqullah@sbbu.edu.pk
Dr. Abdul Haq
Assistant Professor, SBBU Sheringal, Dir Upper
dr.abdulhaqsbbu@gmail.com

ABSTRACT

In Islam, giving a good name to a child is a religious responsibility of the parents, as a name becomes a part of a person's identity and influences their personality. The Prophet Muhammad ﷺ not only encouraged meaningful and good names but also practically changed unsuitable names. The most beloved names to Allah are those that reflect servitude to Him, such as Abdullah and Abdur Rahman. Naming children after the prophets is also recommended. Names can have an impact on a person's life, as demonstrated when the Prophet ﷺ offered to change the name "Huzn" (harshness) to "Sahl" (ease) and he loved to take good omens form positive names. Names that imply misfortune or negative meanings, such as Harb guaranteed success, like Barrah (pious) or Alflah (successful), are also discouraged. The Prophet ﷺchanged the names of several companions to more appropriate ones either to avoid bad omens or to prevent self-glorification. Naming children after angels or using the Prophet's specific title Abul Qasim is debated among scholars. The majority agree that such prohibitions were specific to the Prophet's lifetime to avoid confusion in addressing him. Islamic teachings emphasize that names should be good, truthful and dignified so that they positively influence a person's character and are a source of respect in society.

Keywords: *Naming In Islam, Good Names, Bad Names, and Meanings of the Names.*

تعارف:

اسلام میں بچوں کا اچھا نام رکھنا والدین کی شرعی ذمہ داری ہے، کیونکہ نام انسان کی پہچان اور شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اچھے اور بامعنیٰ نام رکھنے کی نہ صرف ترغیب دی، بلکہ برے ناموں کو بدلنے کی عملی مثالیں بھی دی ہیں۔ سب سے پسندیدہ نام وہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ سے بندگی کا تعلق جھلکتا ہو، جیسے عبد اللہ اور عبد الرحمن۔ انبیاء علیہم السلام کے ناموں پر نام رکھنا بھی مستحب ہے۔ نام کا اثر انسان کی زندگی پر ہوتا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے حزن نام کو سہل سے بدلنے کی پیشکش کی اور نیک فال لینے کو پسند فرمایا۔ ایسے نام جن میں بدشگونی یا نفرت انگیز مفہوم ہو، جیسے حرب (جنگ) اور مرہ (کڑوا)، ان سے گریز کا حکم ہے۔ اسی طرح ایسے نام جو بظاہر فضیلت یا کامیابی کا دعویٰ کرتے ہوں، جیسے برہ یا افلح، ان سے بھی احتراز کی ہدایت کی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے کئی صحابہ اور صحابیات کے ناموں کو تبدیل فرمایا، تاکہ وہ مناسب اور مثبت مفہوم کے حامل بن جائیں۔ امام نوویؒ اور دیگر علماء نے ان تبدیلیوں کی علت بدشگونی یا تزکیۂ نفس کو قرار دیا ہے۔ فرشتوں کے نام رکھنے، یا نبی کریم ﷺ کی کنیت ابو القاسم اپنانے سے اختلاف موجود ہے، مگر جمہور علماء کے نزدیک نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں اس سے ممانعت تھی تاکہ التباس نہ ہو۔ اسلامی تعلیمات ہمیں سکھاتی ہیں کہ نام اچھا، سچا اور باوقار ہو، تاکہ وہ انسان کی شخصیت پر نیک اثر ڈالے اور معاشرے میں باعث عزت ہو۔

تمہید:

بچوں کا اسلامی نام رکھنا والدین کی اہم ذمہ داری ہے، اور بچوں کا والدین پر یہ ایک حق ہے کہ ان کا اچھا نام رکھے، اسلام نے اچھے نام رکھنے کی ترغیب دی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”إنکم تدعون یوم القیمة بأسمائکم وأسماء أبائکم فأحسنوا أسماءکم“[i]

ترجمہ:۔ قیامت کے روز تم اپنے ناموں اور اپنے باپوں کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہذا تم اپنے نام اچھے رکھو۔

نام کیسا رکھنا چاہئے؟

سب سے اچھا نام وہ ہے جس میں اللہ رحمن، رحیم، مالک، خالق سے تعلق کا اظہار ہوتا ہو یا جو انبیاء کے ناموں پر رکھا جائے، ہمارے اسلاف کا یہی طریقہ چلا آرہا ہے لیکن آج کل تو ایسے نام پسند کیے جاتے ہیں جو اکثر غیر مسلموں کے ناموں پر رکھے جائیں، بلکہ نئے نئے نام رواج پا رہے ہیں۔ مثلاً پرویز، پروین، شاہین

غزالہ وغیرہ، جو کافروں کے نام ہیں، یا جانوروں اور پرندوں کے ہیں، اسلام نے انبیاء علیہم السلام کے ناموں پرنام رکھنے کی ترغیب دی ہے۔ ابوداوٗد میں ارشاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

”تسموا بأسماء الأنبياء ، وأحب الأسماء إلى الله عبدالله وعبدالرحمن، وأصدقها حارث وهمام“[ii]

یعنی انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے ناموں پر نام رکھا کرو اور اللہ کو محبوب ترین نام عبد اللہ اور عبدالرحمن ہیں، اور بہت سچے نام حارث اور ہمام ہیں۔

عبدالرحمن اور عبداللہ میں اپنی نسبت اپنے خالق حقیقی کی طرف کی جاتی ہے۔ اور انبیاء کرام کے نام تو بہترین نام ہیں، ملا علی قاری رحمۃ اللہ اَحب الاسماء" کیساتھ " بعد اسماء الانبیاء" کی قید لگاتے ہیں۔ یعنی عبدالرحمن اور عبداللہ بہترین نام ہیں، انبیاء کے ناموں کے بعد۔[iii]

ہمام اور حارث کو سچے ترین نام کہا کیونکہ حارث کے معنی ہے کھیتی کرنے والا اور الدنیا مزرعۃ الآخرۃ کے مطابق یہاں پر ہر شخص حارث ہے، اور ہمام کے معنی فکر مند کے ہیں، یہاں ہر شخص ہمام بھی ہے۔ اس لئے ان دوناموں کو اصدق الاسماء کہا گیا۔[iv]

بدشگونی والے نام سے احتراز کیا جائے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

اللہ کے نزدیک بہترین نام عبد اللہ اور عبدالرحمن ہیں، اور سچے نام حارث وہمام ہیں

، اور سب سے برے نام حرب اور مرہ ہیں۔[v]

حرب لڑائی کو کہا جاتا ہے اور مرہ کے معنی ہے کڑوے ان دونوں کو بدترین قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ ان سے بدشگونی مترشح ہوتی ہے۔ کیونکہ انسان میں الفت، ہمدردی ہونا چاہئے، اور دین اسلام یہی محبت صلح، سلامتی سکھاتا ہے تو مومن حرب کیوں ہوا، اسی طرح مؤمن الفت کا مجسمہ ہونا چاہئے، محبت کا پیکر، خوش اخلاق ہونا چاہئے۔ تو ”مرہ“ یعنی کڑوا

کیوں ہونے لگا۔

اسی طرح وہ نام بھی ناپسند قرار دیا کہ جب پکارا جائے اور ان کی غیر موجودگی کی اطلاع دینے پر بظاہر بدشگونی پیدا ہوتی ہے، ابوداؤد میں اس کے متعلق ارشاد نبوی ہے:

''لاتسمين غلامك رباحا ولا يسارا ولا نجيحا ولا أفلح فإنك تقول أثم هو فيقول لا''[vi]

یعنی اپنے بچوں کے نام رباح، سیار، نجیح اور افلح نہ رکھو، کیونکہ آپ پوچھیں گے کہ وہ موجود ہے تو جواب دینے والا کہے گا نہیں۔

اسی طرح برکت نام رکھنے سے بھی منع فرمایا گیا ہے کہ ان کے غیر موجودگی کی صورت میں بظاہر جواب میں بدشگونی ہوگی۔

رباح کے معنی ہے نفع "یسار" کے معنی ہے آسانی، نجیح کے معنی ہے کامیابی: افلح کے معنی ہے کامیاب۔

بندہ پر نام کا اثر ہوتا ہے

عن ابن المسيب ، عن ابيه ، أن اباه جاء إلى النبي الله فقال : (ما اسمک)؟ قال: حزن قال أنت سهل، قال: لا أغير اسما سمانيه ابى ، قال ابن المسيب فمازالت الحزونة فينا بعد[vii]

ترجمہ:۔ سعید بن المسیب (ایک مشہور تابعی ہیں) اپنے والد مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد حزن بن ابی وھب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے، آپ نے نام پوچھا، کہنے لگے "حزن" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آپ سہل ہیں" کہنے لگے، میں اس نام کو تبدیل نہیں کروں گا جو میرے والد نے رکھا ہے۔

سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تب سے سختی ہمارے خاندان میں برقرار ہے۔

حزن سخت زمین کو کہا جاتا ہے۔

اور اسی وجہ سے نبی اکرم اچھے نام سے اچھا فال، پسند فرماتے، صلح حدیبیہ کے موقع پر جب کہ صحابہ کرام کو قریش مکہ نے عمرہ کرنے سے روکے رکھا تھا، صحابہ اور قریش کے درمیان بات چیت جاری تھی، اس موقع پر قریش مکہ کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل کو آتے دیکھ کر صحابہ سے فرمایا:

قد سهل لكم من أمركم[viii]

البتہ تمہارا معاملہ کچھ سہل ہوگیا۔

سہل کے معنی ہے آسانی اور سہیل کی آمد کو سہولت کے حق میں نیک فال سمجھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلمہ نیک فال کو پسند فرماتے اس لئے سہل کی آمد سے نیک فال لی۔ چنانچہ اسی کے بعد صلح کی شرائط طے ہو کر معاہدہ ہو گیا۔ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بندے کے اوپر نام کا اثر ہوتا ہے، اس وجہ سے کچھ نام ایسے ہیں کہ ان کے رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

برے نام رکھنا:

امام طبری فرماتے ہیں:

لا ينبغي لأحد أن يسمى باسم قبيح المعنى ، ولا باسم معناه التزكية والمدح وغيره، ولا باسم معناه الذم والسب، بل الذي ينبغي أن يسمى به كان حق وصدقا .[ix]

یعنی ایسا نام نہیں رکھنا چاہئے جس کے معنی خراب ہو یا جس میں تزکیہ وتعریف نمایاں ہوتی ہو، یا جو مذمت اور گالی کے لئے استعمال ہوتا ہو، نام ایسا ہونا چاہئے جو حق بھی ہو اور سچ بھی ہو۔

جیسے عبد اللہ اور عبد الرحمن، جس نام سے تزکیہ نفس نمایاں ہوتا ہو اس کی مثال وہ ہے جو بخاری میں حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ زینب کا نام "برہ" تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھا، کیونکہ برہ نام میں خود اپنی نیکی کا اظہار ہوتا ہے۔[x]

ملک الاملاک شہنشاہ" نام رکھنے سے بھی منع فرمایا ہے۔[xi]

برا نام تبدیل کرنا چاہئے، نام تو مفہوم اور معنی کے لحاظ سے اچھا رکھنا چاہئے اگر پہلے سے کوئی نام رکھا گیا ہے اور نامناسب ہو تو اس کو تبدیل کرنا چاہئے۔ احادیث میں بہت سے ایسے نام ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے ناموں سے بدل دیے ہیں۔

ابوداؤد میں امام ابوداؤد ؒ نے باب قائم کیا ہے

"باب فی تغییر الاسم القبیح "

باب ہے برے نام کو تبدیل کرنے کے بارے میں۔

مصنف ابن ابی شیبہ میں روایت ہے

"كان النبي له إذا سمع الإسم القبيح حوله إلى ما هو أحسن منه"[xii]

ترجمہ:۔ آنحضرت نے جب کوئی برا نام سنتے تو اسے خوب صورت نام میں تبدیل کرتے۔

حضرت زینبؓ کے بارے میں پہلے ذکر کیا گیا کہ اس کا نام برہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رکھا۔

ابو داؤد میں رایت ہے:

"إن رسول الله ﷺ غير إسم عاصية وقال أنت جميلة" [xiii] (۲۴۰)

ترجمہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ کا نام تبدیل کر کے فرمایا آپ جمیلہ (خوب صورت) ہیں۔

ابو داؤد میں بہت سے ایسے نام ذکر کیے گیے ہیں جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبدیل فرمایا تھا۔ ابو اسید کے ایک بچے کا نام جو ناپسند تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منذر رکھا۔[xiv]

امام نوویؒ نے شرح مسلم میں نام کی تبدیلی کے دو علتیں بیان فرمائی ہیں:

معنى هذه الأحاديث تغيير الإسم القبيح أو المكروه إلى حسن، وقد ثبت أحاديث بتغييره صلى الله عليه وسلم أسماء جماعة كثيرين من الصحابة ، وقد بين صلى الله عليه وسلم العلة فى النوعين وما في معناهما

وهي التزكية أو خوف التطير. [xv]

یعنی ان احادیث کا حاصل یہ ہے کہ قبیح اور برے نام کو اچھے نام میں تبدیل کر دیا جائے، رسول اللہ ﷺ نے کئی لوگوں کے نام تبدیل کیے جیسا کہ کئی احادیث میں ثابت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسم قبیح اور مکروہ دونوں کی علت بھی بیان فرمائی ہے، یعنی ایسا نام جس میں تزکیہ اور اپنی پاکدامنی (تعریف وغیرہ) واضح ہوتی ہو، یا ایسا نام جس میں بدشگونی نکل آتی ہو۔

لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مسلم اور ابو داؤد کی روایات میں یسار، رباح، افلح اور نجیح ناموں کے رکھنے سے جو منع آیا ہے، جمہور علماء کے نزدیک وہ نہی تنزیہی ہے حرام اور ناجائز نہیں ہے۔ کیونکہ خود رسول اکرم ﷺ کے ایک غلام کا نام "رباح" اور ایک آزاد کردہ غلام کا نام "یسار" تھا۔[xvi]

حضرت عبد اللہ بن عمر نے اپنے ایک آزاد کردہ غلام کا نام "نافع" رکھا تھا جو بعد میں مشہور محدث بنا۔ مسلم میں جابرؓ کی روایت سے اس کی تائید ہوتی ہے، اس میں ہے:

أراد النبي الله أن ينهى عن أن يسمى بيعلى، وبركة ، وبأفلح ،وبيسار ، وبنافع ، ونحو ذالك ، ثم رأيته سكت بعد عنها ، ثم قبض ، ولم ينه عن ذالک[xvii]

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ یعلی، برکت، افلح، یسار اور نافع وغیرہ نام رکھنے سے منع کر دیں لیکن پھر میں نے دیکھا کہ آپ اس سے خاموش رہے، آپ کی وفات ہو گئی لیکن منع نہیں فرمایا۔

محمد نام رکھنا:

انبیاء کے ناموں پر نام رکھنا جائز بلکہ بہتر ہے، لیکن محمد نام رکھنے پر اس نام کا احترام ضروری ہے، بزار نے ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے:

إذا سميتم محمدا ، فلا تضربوه ولا تحرموه[xviii]

ترجمہ: جب تم کسی کا نام محمد رکھو تو اسے مت مارو اور نہ محروم کرو۔

حضرت عمر فاروقؓ نے کسی آدمی سے سنا کہ محمد بن یزید بن الخطاب کو برا بھلا کہہ رہا ہے تو عمر فاروق نے محمد بن یزید کو بلا کر کہا کہ تمہاری وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو برا بھلا کہا جا رہا ہے۔ اور پھر اہل کوفہ کو خط میں لکھا:

"لا تسموا أحدا باسم النبي ﷺ "،[xix]

ترجمہ:۔ یعنی حضور ﷺ کا نام کوئی شخص نہ رکھے۔

ملائک کے نام رکھنے کا حکم:

امام مالکؒ نے فرشتوں کے نام رکھنے کو مکروہ کہا ہے۔[xx] (۲۴۷)

ابو القاسم نام رکھنا:

ابو القاسم نبی کریم ﷺ ن کی کنیت ہے۔ کنیت یہ ہوتی ہے کہ کوئی شخص اپنی ذات کی نسبت باپ یا بیٹے کی طرف کر کے اپنے آپ کو متعارف کرائے، جیسے ابو فلاں یا ابن فلاں۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سمو باسمی ولا تكتنوا بكنيتى فإنما جعلت قاسما اقسم بينكم"[xxi]

ترجمہ:۔ تم میرے نام پر نام رکھا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت مقرر نہ کرو۔ اس حدیث میں بظاہر منع کیا گیا ہے کیونکہ تم لوگوں میں قاسمیت کی یہ صفت موجود نہیں ہو سکتی، اور تم اس مقام پر فائز نہیں ہو سکتے، اس

نہی کی وجہ بعض علماء نے لکھا ہے کہ چونکہ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے التباس آتا تھا تو منع کیا گیا۔

اسی وجہ سے ملا علی قاری لکھتے ہیں:

"لئلا لا یقع الالتباس حین مناداة بعض الناس"[xxii]

یعنی اس لئے کہ آپس میں ایک دوسرے کو بلانے کے وقت التباس نہ آئے۔

پھر ملا علی قاری رحمہ اللہ نے محمد اور ابو القاسم نام رکھنے میں چھ اقوال ذکر کیے ہیں:

ابو القاسم کے بارے میں لکھتے ہیں:

"وقیل النهی مخصوص بحیاته لأن لا یلتبس خطابه بخطاب غیره ، وهو الصحیح "[xxiii]

اور بعض نے کہا ہے کہ ابو القاسم نام رکھنے سے ممانعت آپ کی حیات کے ساتھ خاص تھا، تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسروں کے خطاب میں التباس نہ آجائے۔

مظاہر حق میں کچھ اقوال لکھنے کے بعد فرماتے ہیں: مذکورہ بالا تمام اقوال کی روشنی میں جو قول سب سے صحیح اور حنفی مسلک کے مطابق ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت پر اپنی کنیت رکھنا اگرچہ اس کا تعلق آنحضرت ﷺ کے بعد سے ہو، ممنوع ہے۔

اسی طرح نام اور کنیت دونوں کو جمع کرنا بطریق اولی ممنوع ہو گا۔[xxiv]

حوالاجات

---

[i] سنن ابی داود، السجستانی (ابو داود سلیمان بن اشعث السجستانی الازدی) رقم الحدیث: ۴۵۹۰، بیروت، دار الکتب العربی، ۴: ۴۴۲

Sunan Abi Dawud, As Sajistani, Abu Dawud, Sulaiman bin Ash'ath, Hadith No: 4590, Beirut, Darul kutubul Arabi, Vol: 4, Page: 442

[ii] سنن ابی داود، السجستانی (ابو داود سلیمان بن اشعث السجستانی الازدی) رقم الحدیث: ۴۹۵۲، بیروت، دار الکتب العربی، ۴: ۴۴۳

Sunan Abi Dawud, As Sajistani, Abu Dawud, Sulaiman bin Ash'ath, Hadith No: 4552, Beirut, Darul kutubul Arabi, Vol: 4, Page: 443

---

iii مرقاۃ المفاتیح، القاری (علی بن سلطان محمد الھروی القاری) کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ، ۹: ۱۰

Mirqatul Mafateeh, Al Qari, Ali bin Sultan, Muhammad Al Harawi, Al Qari, Quetta, Maktaba Rasheedia, Vol: 9, Page: 10

iv کشف الباری (مولانا سلیم اللہ خان صاحب) کراچی، جامعہ فاروقیہ، کراچی، صفحہ: ۶۱۴

Kashful Bari, Maulana Saleemullah Khan, Karachi, Jamia Farooqia, Karachi, Page: 614

v مشکوٰۃ المصابیح، التبریزی (محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی) رقم الحدیث: ۴۷۸۲، بیروت، المکتبۃ الاسلامی، الطبعۃ الثالثۃ، ۱۴۰۵ھ، ۳: ۳۶

Mishkatul Masabeeh, At Tabreezi, Muhammad bin Abdullah, Al Khateeb, At Tabreezi, Hadith No: 4782, Beirut, Al Maktabah Al Islami, 3rd Edition, 1405 A.H, Vol: 3, Page: 36

vi سنن ابی داود، السجستانی (ابو داود سلیمان بن اشعث السجستانی الازدی) رقم الحدیث: ۴۹۶۰، بیروت، دار الکتب العربی، ۴: ۴۴۵

Sunan Abi Dawud, As Sajistani, Abu Dawud, Sulaiman bin Ash'ath, Hadith No: 4960, Beirut, Darul kutubul Arabi, Vol: 4, Page: 445

vii صحیح البخاری، البخاری (ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری) رقم الحدیث: ۵۸۳۶، بیروت، دار ابن کثیر الیمامہ، الطبعۃ الثالثۃ، ۱۴۰۷ھ، ۵: ۲۲۸۸

Sahih Al Bukhari, Al Bukhari, Abu Abdullah, Muhammad bin Ismail, Al Bukhari, Hadith No: 5836, Beirut, Dar ibne Kathir, Al Yamama, 3rd Edition, 1407 A.H, Vol: 5, Page: 2288

viii سیرت مصطفیٰ، کاندھلوی (محمد ادریس کاندھلوی) لاہور، مکتبہ خلیل اردو بازار، ۲: ۳۷۱

Seerate Mustafa, Kandihlawi, Muhammad Idrees Kandihlawi, Lahore, Maktabah Khalil, Urdu Bazar, Vol: 2, Page: 371

ix کشف الباری (مولانا سلیم اللہ خان صاحب)، ۱۴۲۹ھ، صفحہ: ۶۱۰

Kashful Bari, Maulana Saleemullah Khan, Karachi, Jamia Farooqia, Karachi, Page: 610

x صحیح البخاری، البخاری (ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری) رقم الحدیث: ۵۸۳۹، بیروت، دار ابن کثیر الیمامہ، الطبعۃ الثالثۃ، ۱۴۰۷ھ، ۵: ۲۲۸۹

Sahih Al Bukhari, Al Bukhari, Abu Abdullah, Muhammad bin Ismail, Al Bukhari, Hadith No: 5839, Beirut, Dar ibne Kathir, Al Yamama, 3rd Edition, 1407 A.H, Vol: 5, Page: 2289

xi صحیح البخاری، البخاری (ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری) رقم الحدیث: ۵۸۵۲، بیروت، دار ابن کثیر الیمامہ، الطبعۃ الثالثۃ، ۱۴۰۷ھ، ۵: ۲۲۸۹

Sahih Al Bukhari, Al Bukhari, Abu Abdullah, Muhammad bin Ismail, Al Bukhari, Hadith No: 5852, Beirut, Dar ibne Kathir, Al Yamama, 3rd Edition, 1407 A.H, Vol: 5, Page: 2289

xii مصنف ابن ابی شیبہ، ابن ابی شیبہ (ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ) رقم الحدیث:۲۶۴۱۶، دار السلفیہ الہندیہ القدیمیہ، ۸: ۴۷۵

Musannaf Ibne Abi Shaibah, Ibne Abi Shaibah, Abu Bakr, Abd Ullah bin Muhammad bin Abi Shaibah, Hadith No: 26416, Darus Salfiah Al Hindiah Al Qadeemiyyah, Vol: 8, Page: 475

xiii سنن ابی داود، السجستانی (ابو داود سلیمان بن اشعث السجستانی الازدی) رقم الحدیث: ۴۹۵۴، بیروت، دار الکتب العربی، ۴: ۴۴۳

Sunan Abi Dawud, As Sajistani, Abu Dawud, Sulaiman bin Ash'ath, Hadith No: 4954, Beirut, Darul kutubul Arabi, Vol: 4, Page: 443

xiv صحیح البخاری، البخاری (ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری) رقم الحدیث:۵۸۳۸، بیروت، دار ابن کثیر الیمامہ، الطبعۃ الثالثہ، ۱۴۰۷ھ، ۵: ۲۲۸۹

Sahih Al Bukhari, Al Bukhari, Abu Abdullah, Muhammad bin Ismail, Al Bukhari, Hadith No: 5838, Beirut, Dar ibne Kathir, Al Yamama, 3rd Edition, 1407 A.H, Vol: 5, Page: 2289

xv شرح مسلم، النوویؒ (محیی الدین، النوویؒ) بیروت، دار المعرفۃ، الطبعۃ التاسعۃ، ۱۴۲۳ھ، ۱۴: ۱۲۱

Sharh Muslim, An Nawawi, Muhyiddin, An Nawawi, Beirut, Daurl Ma'rifah, 9th Edition, 1423 A.H, Vol: 14, Page: 121

xvi زاد المعاد، ابن القیم (محمد بن ابی بکر بن ایوب الجوزیہ) بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۵ھ، ۱ : ۷۲

Zadul Ma'aad, Ibnul Qayyim, Muhammad bin Abi Bakr bin Ayub, Al Jawziyyah, Beirut, Mu'assasatur Risalah, 1415 A.H, Vol: 1, Page: 72

xvii صحیح مسلم: القشیری (ابو الحسین مسلم بن الحجاج، النیسابوری) رقم الحدیث:۵۷۲۶، بیروت، دار الجیل، ۶: ۱۷۲

Sahih Muslim, Al Qushairi, Abul Hasain, Muslim bin Hajjaj, An Nishapuri, Hadith No: 5726, Beirut, Darul Jial, Vol: 6, Page: 172

xviii مرقاۃ المفاتیح، القاری (علی بن سلطان محمد الہروی القاری) کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ، ۹: ۱۰۶

Mirqatul Mafateeh, Al Qari, Ali bin Sultan, Muhammad Al Harawi, Al Qari, Quetta, Maktaba Rasheedia, Vol: 9, Page: 106

xix مرقاۃ المفاتیح، القاری (علی بن سلطان محمد الہروی القاری) کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ، ۹: ۱۰۶

Mirqatul Mafateeh, Al Qari, Ali bin Sultan, Muhammad Al Harawi, Al Qari, Quetta, Maktaba Rasheedia, Vol: 9, Page: 10

xx ارشاد الساری شرح صحیح البخاری (الامام شہاب الدین ابو العباس، احمد بن محمد، الشافعی، العسقلانی، متوفی ۲۴۸ھ)، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ، ۱۳: ۱۹۳

Irshadus Sari Sharh Sahihul Bukhari, Imam Shahab Uddin, Abul Abbas, Ahmad bin Muhammad, Al Shafi, Al Asqalani, Beirut, Darul Kutubul Ilmiyyah, 1416 A.H., Vol: 13, Page: 193

xxi مشکوٰۃ المصابیح، التبریزی (محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی) رقم الحدیث: ۴۷۵۱، بیروت، المکتبۃ الاسلامی، الطبعۃ الثالثۃ، ۱۴۰۵ھ، ۳: ۹

Mishkatul Masabeeh, At Tabreezi, Muhammad bin Abdullah, Al Khateeb, At Tabreezi, Hadith No: 4751, Beirut, Al Maktabah Al Islami, 3rd Edition, 1405 A.H, Vol: 3, Page: 9

xxii مرقاۃ المفاتیح، القاری (علی بن سلطان محمد الھروی القاری) کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ، ۹: ۸

Mirqatul Mafateeh, Al Qari, Ali bin Sultan, Muhammad Al Harawi, Al Qari, Quetta, Maktaba Rasheedia, Vol: 9, Page: 8

xxiii مرقاۃ المفاتیح، القاری (علی بن سلطان محمد الھروی القاری) کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ، ۹: ۹

Mirqatul Mafateeh, Al Qari, Ali bin Sultan, Muhammad Al Harawi, Al Qari, Quetta, Maktaba Rasheedia, Vol: 9, Page: 9

xxiv مظاہر حق، دہلوی (نواب محمد خواجہ قطب الدین دہلوی) کراچی، دار الاشاعت ۱۹۹۴ء، ۴: ۴۱۸

Mazahire Haq, Dihlawi, Nawab Muhammad Khwaja, Qutbud Din, Dihlawi, Karachi, Darul Isha'at, 1994 A.D, Vol: 4, Page: 418